Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 1234 1234
ISSN(P): 1234 1234
al-marjan.com.pk

Article QR

Biographical and Literary Contributions of Maulana Ghulam Rasool Saeedi: A Research Review

مولانا غلام رسول سعیدی کے سوانح حیات اور تصنیفی و تالیفی خدمات: تحقیقی جائزہ

Authors

1. Hafiz Muhammad Rashid
Lecturer, Department of Islamic studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan.
afizrashidjune1994@gmail.com

2. Dr. Zia ul Haq
Assistant Professor, College of Shariah and Islamic Studies, University of Sharjah, UAE.

Citation

Rashid, Hafiz Muhammad and Dr. Zia ul Haq" Examining the Biography and Literary Contributions of Maulana Ghulam Rasool Saeedi: A Research Review." Al-Marjān Research Journal, 1, no.1, Jan-June (2023): 12– 22.

History

Received: January 10, 2023, **Revised**: February 16, 2023, **Accepted**: March 29, 2023, **Available Online**: June 25, 2023.

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

Copyright Muslim Intellectuals Research CenterAll Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Examining the Biography and Literary Contributions of Maulana Ghulam Rasool Saeedi: A Research Review

مولانا غلام رسول سعیدی کے سوانح حیات اور تصنیفی و تالیفی خدمات: تحقیقی جائزہ

*حافظ محمد رشد　　*ڈاکٹر ضیاء الحق

Abstract

Maulana Ghulam Rasool Saeedi, a prominent figure in the realm of Islamic scholarship, led a life marked by remarkable achievements and significant contributions to literature and academia. This research endeavors to explore his life events, literary works, and scholarly endeavors, providing a comprehensive analysis of his multifaceted legacy. Beginning with an overview of Maulana Ghulam Rasool Saeedi's early life and upbringing, this study delves into the formative experiences that shaped his intellectual journey. Born into a scholarly family, Saeedi displayed a precocious intellect from a young age, demonstrating a keen interest in Islamic studies and literature. The research meticulously examines Saeedi's extensive literary oeuvre, encompassing a diverse range of topics spanning theology, jurisprudence, and spirituality. His writings reflect a profound understanding of Islamic principles and a commitment to elucidating complex theological concepts in accessible language. Furthermore, the study sheds light on Saeedi's scholarly contributions, which extend beyond his written works. As a respected teacher and mentor, he played a pivotal role in shaping the intellectual discourse within Islamic circles, inspiring generations of students to pursue knowledge and critical inquiry. Through a comprehensive analysis of Maulana Ghulam Rasool Saeedi's life and works, this research aims to highlight the enduring significance of his contributions to Islamic scholarship and literature. Saeedi's legacy serves as a testament to the transformative power of knowledge and the enduring relevance of Islamic principles in contemporary society.

Keywords: Maulana Ghulam Rasool Saeedi, Biography, Literary Works, Scholarly Contributions, Research Analysis

ابتدائی تعارف

* لیکچرار، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک اسٹڈیز، یونیورسٹی آف شارجہ، یو اے ای۔

مولانا غلام رسول سعیدی اسلامی تحقیقات اور ادب کی عالمی منظر میں ایک بہت ہی اہم شخصیت ہیں۔ ان کی زندگی کے واقعات، ادبی کاموں، اور علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ لینے کی یہ تحقیق ان کی متعدد جہاتی ورثے کی جامع بحرانی جائزہ دینے کی کوشش کرتی ہے۔ شروعات کرتے ہوئے، مولانا غلام رسول سعیدی کی زندگی کے ابتدائی مراحل اور ان کے تعلیمی اور فکری سفر کو دلائل کے ساتھ طریقہ کار سے پیش کیا جائے گا۔ ان کا والدین کی تعلیمی خاندان میں پیدائش، ان کی ذاتیت کی شناخت میں اہم کردار ادا کرتی ہے، جو انہیں اسلامی تعلیمات اور ادب کی طرف رجوع کرنے کی سمجھ میں مزید دلچسپی پیدا کرتا ہے۔ اس تحقیق میں ان کی شاعری، نظمیں، تخلیقاتی کام اور ادبی تجزیے کو تفصیل سے جائزہ دیا جائے گا۔ ان کے لکھے گئے کتابوں میں ان کی عمیق فہم اسلامی اصولوں کا اظہار اور پیچیدہ عقائدی مسائل کو سمجھانے کے لئے سیدھی باتوں میں اظہار کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ مزید اس تحقیق میں، مولانا غلام رسول سعیدی کی علمی خدمات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی جائے گی، جو کہ ان کی تحریروں کے علاوہ ان کی تدریسی اور رہنمائی کی خدمات کو بھی شامل کرتی ہیں۔ انہوں نے اپنے تعلیمی سفر کے دوران ایک اہم کردار ادا کیا اور اسلامی علمیہ میں علمی بحث کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی زندگی اور کاموں کی مکمل تحقیقاتی جائزہ کے ذریعے، اس تحقیق کا مقصد مولانا غلام رسول سعیدی کی اسلامی تحقیقات اور ادب میں ان کی معنی و اہمیت کو ظاہر کرنا ہے۔ ان کا ورثہ علم اور ادب کی دائمی اہمیت کا مظہر ہے، جو علم اور اسلامی اصولات کی معاصر معاشرت میں قائم رہنے والی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

1۔ ولادت و پرورش

علامہ غلام رسول سعیدی 10 رمضان المبارک 1356ھ / 14 نومبر 1937ء بروز اتوار دہلی میں پیدا ہوئے۔ علامہ سعیدی کا نام پہلے والدِ محترم کے نام پر "احمد منیر" رکھا گیا تھا بعد ازاں آپ کا نام "شمس الزمان نجمی" رکھا گیا پھر جب آپ کی عمر اکیس سال ہوئی اور آپ عبادت و ریاضت کی طرف راغب ہوئے تو آپ کو اس نام سے تعلّی کے اِدّعاء کا تاثر محسوس ہوا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے والہانہ محبت کے جذبے سے سرشار ہو کر از خود اپنا نام تبدیل کر کے "غلام رسول" رکھ لیا۔[1] آپ کے والد گرامی کا نام محمد منیر ہے۔ جو آپ کے بچپن میں ہی انتقال فرما گئے۔ ان کے وصال کے بعد آپ کی والدہ محترمہ جن کا نام فاطمہ شفیق تھا نے آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت بڑی توجہ سے کی۔ علامہ غلام رسول سعیدی 79 برس کی عمر میں مورخہ 5 فروری 2016ء میں انتقال کر گئے،[2] علامہ سعیدی کی تدفین جامع مسجد اقصیٰ کے احاطے میں کی گئی۔

2۔ ابتدائی حالات

چھ سال کی عمر میں آپ نے اپنی والدہ محترمہ کے پاس ناظرہ قرآنِ مجید مکمل کیا اور دس سال کی عمر میں آپ نے پنجابی اسلامیہ ہائی سکول بارہ ٹوٹی دہلی میں پرائمری تک پڑھا اور ابھی تعلیمی سلسلہ جاری تھا کہ برصغیر کی تقسیم عمل میں آئی اور آپ نے اپنے والدین کے ہمراہ بحری جہاز کے ذریعے ہندوستان سے ہجرت فرمائی اور 1974ء میں اسلامی جمہوریہ پاکستان (کراچی) تشریف لائے اور اپنے خاندان کے ساتھ عروس البلاد کراچی میں اقامت پذیر ہوئے۔ کراچی میں آپ نے نویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ معاشی مسائل کی وجہ سے آپ مزید تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ دہلی میں آپ کے والد کا اپنا پریس تھا جس کا نام "مرچنٹ پریس" تھا۔ یہ پریس اس وجہ سے بہت مشہور تھا کہ ٹرام کے ٹکٹ اس میں چھپتے تھے اور ٹکٹ پر مرچنٹ پریس لکھا ہوتا تھا۔ دہلی میں آپ نے بہت عیش و عشرت کی زندگی گزاری' ایک خادم آپ کو لانے اور لے کے جانے پر مامور تھا غالباً 1949ء میں آپ کے والد کی وفات ہوئی۔ آپ کی والدہ نے معاشی حالات کی مجبوری کی وجہ سے دوسرا نکاح محمد عثمان نامی شخص سے

[1] سعیدی، غلام رسول، علامہ، **تفسیر تبیان الفرقان** (لاہور: مکتبہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، 2015)، 1:43۔

[2] http://www.nawaiwaqt.com.pk/karachi/06-Feb-2016/451043

کر لیا تو آپ کے سوتیلے باپ نے گزر اوقات میں سہولت کی خاطر آپ سے تعلیم چھڑوا کر آئسکریم بیچنے پر مامور کر دیا' پھر اور بھی بہت سے کام کاج کیے' سب سے آخر میں آپ نے "ماسٹر پرنٹنگ پریس" نانک واڑہ، کراچی میں کام کیا اس کے عقب میں مفتی محمد شفیع دیوبندی کا پرانا دار العلوم تھا۔

یہ وہ دور تھا جب علامہ سعیدی کو نہ دینی معلومات تھیں' نہ نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ معلوم تھا' نہ ہی باقاعدگی سے نماز پڑھتے تھے البتہ کبھی کبھی پانچوں نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے اور کبھی جمعہ کی نماز بھی پڑھ لیتے تھے اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ روزے ہر سال پابندی سے رکھتے تھے۔[3]

3۔ خاندانی پس منظر

آپ کے والدِ گرامی جناب محمد منیر صاحب نے اپنی زندگی میں (یکے بعد از وفات زوج) پانچ شادیاں کیں اور علامہ سعیدی صاحب آپ کی پانچویں اہلیہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کی وفات کے بعد آپ کی والدہ محترمہ نے دوسری شادی کر لی۔ ان کے بطن سے آپ کے ایک بھائی محمد خلیل اور ایک بہن پیدا ہوئیں۔ ان کے والد صاحب کا نام محمد عثمان ہے جبکہ آپ کے والد حقیقی کی اولاد میں چار بھائی اور ایک بہن پیدا ہوئے۔ بھائیوں کے نام بالترتیب محمد وزیر مرحوم' محمد امیر اور محمد نذیر ہیں، جبکہ بہن کا نام شمیم اختر ہے۔ آپ کے علاتی بھائی لاہور میں ہوتے ہیں آپ کے اخیافی بھائی محمد خلیل کراچی میں ہوتے ہیں اور فش ایکسپورٹ کا کام کرتے ہیں۔

4۔ حصولِ علم کی ابتداء

حوادثِ روزگار کی وجہ سے آپ نے ایک پریس میں بطورِ کمپوزیٹر ملازمت اختیار کر لی۔ آپ کے والد صاحب اور بڑے بھائی مسلکاً اہلِ حدیث تھے ، لیکن آپ جب صلوٰۃ و سلام کی ایمان افروز اور روح پرور آواز سنتے تو مؤدب ہو کر کھڑے ہو جاتے۔ یہ بات گھر والوں کے لیے بڑی عجیب تھی۔ پریس کی ملازمت کے دوران آرام باغ کی جامع مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرتے وہاں درود و سلام' عظمتِ رسول ﷺ اور احترامِ اولیاء اللہ کی انمول دولت ملتی۔ ایک مرتبہ پھر آپ کا رجحان تعلیم کی طرف متوجہ ہوا۔ چنانچہ آپ نے قرآن پاک کے ترجمہ پر غور کرنا شروع کیا، لیکن جب قرآن پاک میں ناموسِ رسالت ﷺ اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا مقام آتا تو بعض مولوی حضرات ترجمہ میں انتہائی بخل سے کام لیتے دِکھائی دیتے ہیں' چنانچہ آپ کے پاکیزہ قلب و ذہن میں علمِ دین کے حصول کا نیا ذوق اور تجسس پیدا ہو گیا۔ چنانچہ انہی دنوں جامعہ محمدیہ رضویہ کی طرف سے طالبان کے لیے داخلہ کا اشتہار چھپا' تو آپ نے حصولِ علمِ دین کی خاطر ملازمت ترک کر دی اور کراچی چھوڑ کر جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خان پہنچ گئے۔ دورانِ تعلیم آپ کو درسِ نظامی کے ساتھ ساتھ امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی تصنیفات کے مطالعہ کا موقع ملا۔

حصولِ علم کی لگن

علامہ غلام رسول سعیدی نے علومِ دینیہ کے حصول میں بڑی محنت و مشقت کی اور نہایت محنت' ذوق و شوق اور لگن سے علم حاصل کیا۔ علم کی لگن اور تشنگی کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگائیں: علامہ عبد الحکیم اشرف قادری صاحب کہتے ہیں:

"مجھے وہ منظر کبھی نہیں بھولتا جب مولانا غلام رسول سعید صاحب صبح کے سات آٹھ بجے کتابوں کا انبار اُٹھائے مسجد سے باہر آئے' تو ایک طالب علم نے مسکراتے ہوئے کہا کہ استاد صاحب (علامہ بندیالوی صاحب) تو "ڈھوک ڈھمن" (اپنے گھر) چلے گئے۔ علامہ صاحب اتنے افسردہ ہوئے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگے' ہم لوگ رات بھر مطالعہ کرتے رہے اور نمازِ فجر کے بعد بھی تیاری کرتے رہے، لیکن استاد صاحب

3 سعیدی، غلام رسول، علامہ، **تبیان الفرقان**، 1:44۔

چپ چاپ گھر چلے گئے‘آج طلبہ میں اشتیاقِ علم کی یہ فروانی کہاں؟یہی وجہ ہے کہ انہیں علمی کمال بھی تو حاصل نہیں ہوتا۔"[4]

5۔اساتذہ و مشائخ

آپ نے اپنے وقت کے نہایت جلیل القدر اربابِ علم سے اکتسابِ فیض حاصل کیا۔ جامعہ محمدیہ رضویہ (رحیم یار خان) میں مولانا عبد المجید صاحب کی خدمت میں آپ تقریباً ایک سال چھ ماہ تک نحو و صرف‘ادب اور فقہ کی چند ابتدائی کتب پڑھتے رہے۔ پھر اپنے استاد صاحب کے ساتھ سراج العلوم (خان پور) تشریف لائے۔ قرطبی‘شرح جامی‘سلّم العلوم‘ہدیۃ الحکمت اور تفسیر جلالین مفتی محمد حسین نعیمی سے پڑھیں جبکہ تلخیص المفتاح کے چند اسباق حضرت علامہ مفتی عزیز احمد بدایوانی سے پڑھے۔

ذوقِ علم کی مزید طلب آپ کو لاہور کشاں کشاں جامعہ امدادیہ مظہریہ بندیال (ضلع خوشاب) لے گئی جہاں رئیس المناطقہ‘استاذ المدرسین حضرت علامہ عطاء محمد بندیالوی چشتی علیہ الرحمہ سے معقول و منقول کی کئی کتابیں مثلاً مختصر المعانی‘قاضی مبارک‘حمد اللہ‘شمسِ بازغہ‘صدرا‘خیالی‘مطول‘مسلّم الثبوت‘توضیح و تلویح اور فقہ میں ہدایہ آخرین اور حدیث شریف میں مشکوٰۃ المصابیح اور جامع ترمذی شریف کو بالالتزام پڑھا۔ اس کے علاوہ آپ جامعہ قادریہ (فیصل آباد) بھی گئے۔ جہاں آپ نے مولانا ولی النبی صاحب سے اقلیدس اور تصریح پڑھی‘جبکہ مولانا مفتی مختار حق صاحب سے "سراجی" پڑھی۔ یہ وہ گرامی قدر اساتذہ کرام‘جن کی تعلیم میں محنت و مشقت اور تربیت میں محبت و شفقت نے علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کو ایسا انمول ہیرا اور لاجواب نگینہ بنا دیا‘جس کی چمک دمک نے چہار دانگِ عالم میں لاتعداد طالبانِ حق کو فیض یاب کیا اور جس کا صدقہ ءِ جاریہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔[5]

6۔شرفِ بیعت

1958ء میں جب حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خان تشریف لائے تو اس وقت علامہ غلام رسول سعیدی کا دورِ طالب علمی تھا آپ اپنے استاذِ محترم عبد المجید اویسی صاحب کی ایماء پر علامہ کاظمی صاحب کے دستِ مبارک پر 'سلسلہ چشتیہ صابریہ" میں دولتِ بیعت سے فیض یاب ہوئے، چنانچہ انہی کے نام کی نسبت سے آپ اپنے نام کے ساتھ "سعیدی" لکھتے ہیں۔

متعدد مشائخ سے سندِ حدیث کا حصول

علامہ سعیدی نے اپنے اساتذہ میں سے حافظ عطاء محمد بندیالوی (متوفی 1419ھ)‘مفتی محمد حسین نعیمی (متوفی 1998ء)‘مولانا محمد یونس نعیمی مراد آبادی‘غزالئی زمان علامہ سید احمد سعید کاظمی (متوفی 1986ء) سے تحریراً روایتِ حدیث کی سند حاصل کی‘اور وہ 1966ء سے تادمِ تحریر مسلسل کتب حدیث محض اللہ عزوجل کے فضل اور اس کے رسول اکرم ﷺ کی توجہ اور فیضان کی بدولت کسی سے پڑھے بغیر پڑھاتے رہے اور احادیث مبارکہ کی شروح لکھتے رہے اور تفسیر پر بھی بہت کام کیا۔[6]

7۔مسندِ تدریس

1966ء میں علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے علومِ دینیہ کی تکمیل فرمائی اور اُسی سال آپ نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا اور مسندِ تدریس کو زینت بخشی۔ ابتداء میں آپ دو‘تین اسباق پڑھاتے تھے‘لیکن جب طلباء میں آپ کی مقبولیت بڑھنے لگی تو آپ کے

---

4 نورانی، قادری، محمد اسماعیل، **فہارس شرح صحیح مسلم** (لاہور: فرید بک اسٹال اردو بازار، 2008ء)، 20۔

5 سعیدی، غلام رسول، **تبیان الفرقان**، 1:51۔

6 سعیدی، غلام رسول، **تبیان الفرقان**، 1:50۔

استاذِ محترم اور مہتمم جامعہ نعیمیہ، مفتی محمد حسین نعیمی صاحب نے مختلف علوم و فنون کے کئی اسباق آپ کی طرف منتقل کر دیئے اور آپ 1970ء سے مکمل دورہ حدیث شریف پڑھانے لگے۔ اس طرح آپ کا علمی و روحانی فیض مزید وسیع ہو گیا۔

1966ء تا 1985ء تک آپ نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں تدریس و تصنیف کے فرائض نہایت احسن طریقے سے باخوبی سر انجام دیئے۔ درمیان میں آپ نے باسلسلہ تدریس 1979ء کے آخر میں کراچی تشریف لائے اور کچھ عرصہ قیام کیا لیکن طبیعت نہ لگی اور آپ 1980ء کے وسط میں دربارہ لاہور واپس آ گئے۔ لاہور آ کر سخت بیمار ہو گئے بیماری بہت زیادہ طویل ہو گئی آپ مایوس ہونے لگے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم فرمایا اور آپ صحت یاب ہو گئے۔ اسی طرح آپ نے تقریبا 14 برس تک جامعہ نعیمیہ لاہور میں ہزاروں طالبانِ علم کو علمی و روحانی فیض سے سیر اب کیا۔[7]

8۔ علمی مقام و مرتبہ

مقام غور و فکر یہ ہے کہ علامہ سعیدی صاحب 1958ء میں تقریباً 21 سال کی عمر میں علمِ دین کی طرف متوجہ ہوئے اور دن رات تحصیل علم میں لگے رہے اور الحمد للہ اس اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز ہوئے کہ تمام دنیا میں آپ کے شاگرد موجود موجود ہیں اور وہ بھی تعلیم و تدریس میں مصروف عمل ہیں اور اپنے دینِ مبین کی خدمت کر رہے ہیں۔ علامہ سعیدی بلاشبہ ہمارے عہد کے عظیم مفسر، محدث، فقیہہ اور محقق تھے۔ اور ”شرح صحیح مسلم“، ”تفسیر تبیان القرآن“ اور ان کے بعد ”تفسیر تبیان الفرقان“ ان کی علمی رفعت و ارتقاء کا ایک بلند ترین روشن مینار ہے۔ اس عظیم علمی تحقیق کے حوالے سے ان شاء اللہ! اُن کا نام تا ابد زندہ و تابندہ رہے گا۔

(ج) قدیم و جدید علوم و فنون کے جامع

سعید ملت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار وہبی اور کسبی خصوصیات و عنایات سے نوازا تھا، سب سے بڑھ کر یہ عنایت کہ آپ کو دینِ مبین کی خدمت و اشاعت کے لیے منتخب فرمایا اسی طرح ایک حدیث مبارک میں معلم کائنات حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين“[8]

”اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے فقیہ (علم شریعت کا ماہر) بنا دیتا ہے۔“

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال قوت حافظہ، وسعت مطالعہ اور اجتہادی بصیرت عطا فرمائی تھی آپ قدیم و جدید علوم و فنون کے جامع تھے، مدارس اسلامیہ میں رائج تمام علوم پر آپ کو مکمل دسترس حاصل تھی۔ آپ نے ابتدائی زمانہ تدریس میں یہ تمام مروجہ علوم و فنون پڑھائے تھے۔ آپ کو حسبِ ذیل علوم و فنون میں یدِ طولیٰ حاصل تھا خصوصاً علم حدیث، علم تفسیر اور علم فقہ میں آپ کو مکمل دسترس اور ملکہ حاصل تھا۔ باقی علوم یہ ہیں:

(1) علم القرآن (2) علم تفسیر (3) علم الحدیث (4) اصول تفسیر (5) اصول حدیث (6) علم الکلام

(7) علم الفرائض (8) فقہ (9) اصولِ فقہ (10) منطق (11) فلسفہ (12) صرف (13) نحو

(ھ) مواعظ و خطبات

علامہ غلام رسول سعیدی ایک بے مثال عالم دین اور بہترین مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بے بدل خطیب بھی تھے، آپ کا انداز خطابت آپ کے پیر طریقت حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی علیہ الرحمۃ سے ملتا تھا، آپ جو بھی بات کرتے تھے دلائل و براہین کے ساتھ اور پوری ذمہ

7 سعیدی، غلام رسول، **تبیان الفرقان**، 1:49۔

8 بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری** (انڈیا: ندیم اینڈ کمپنی، دیوبند، س،ن)، 1:252، الرقم: 71

داری کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔ ہر مسئلہ میں قرآن وحدیث سے دلائل کے انبار لگا دیتے تھے' آپ کا خطاب مدلل' مستند' اثر آفرین اور علم وادب سے مرقع اور عام فہم ہوتا تھا۔ جب تک کسی واقعہ 'کسی مسئلہ' یا کسی حدیث کی بابت معلوم نہ ہو اس کو بیان نہیں کرتے۔

9۔ مشہور تلامذہ

سعید ملت حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب 1966ء سے تادم تحریر مسند تدریس پر فروزاں تھے' علامہ سعیدی صاحب کے علم وفضل کی شہرت چہار دانگ عالم میں بڑی دور دور تک پھیل چکی تھی اور اطراف واکناف عالم سے لاتعداد تشنگان علم وفیض آپ کی خدمت میں آکر علم کی پیاس بُجھاتے تھے' آپ کے تلامذہ کا حلقہ برصغیر پاک وہند کے علاوہ یورپ' امریکہ اور افریقہ کے دور دراز ملکوں تک پھیلا ہوا تھا۔
آپ کے چند مشہور ومعروف اور نامور تلامذہ یہ ہیں:

مولانا صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن.....برطانیہ	مولانا محمد نصیر اللہ نقشبندی.....کراچی
مولانا محمد فاروق چشتی.....برطانیہ	مولانا عبد اللہ سلطانی.....برطانی

اور ان کے علاوہ بھی کئی ہزاروں خوش نصیب ہیں جنہوں نے علامہ سعیدی کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا ہے۔[9]

10۔ ملکی خدمات

حضرت علامہ سعیدی ابھی نوعمر ہی تھے کہ 14 اگست کو "پاکستان" اس خطۂ اراضی پر دو قومی نظریہ کی بنیاد پر اور اسلامی ریاست کے طور پر معرض وجود میں آیا تو آپ بھی ہندوستان سے ہجرت کر کے اپنے خاندان کے ساتھ پاکستان تشریف لے آئے۔ آپ کے دل میں پاکستان کے لیے بے پناہ محبت تھی اور آپ دین اور وطن کے لیے ہر وقت یہ دعا کرتے رہتے تھے:

"پاکستان ہمیشہ ترقی پر ترقی کرتا رہے اور یہ اسلام کا مضبوط قلعہ ثابت ہو اور امن وامان کا حقیق گہوارہ بن جائے۔" (آمین)[10]

(الف) رکن اسلامی نظریاتی کونسل

مملکت خداداد پاکستان میں آپ نے بھی بڑا اعلیٰ اور مثالی کردار ادا کیا۔ 1991ء سے 1992ء تک مرکزی رویئت ہلال کمیٹی آف پاکستان کے مرکزی رکن رہے تھے اس کے علاوہ آپ "اسلامی نظریاتی کونسل" آف پاکستان کے رکن بھی رہے' اس کی رکنیت کی معیاد تین سال تک ہوتی ہے، چنانچہ آپ فروری 1997ء میں اس کے رکن منتخب ہوئے اور فروری 1999ء تک آپ اس کے رکن رہے اور "اسلامی نظریاتی کونسل" کے تقریباً تمام اہم اجلاسوں میں شریک ہوئے اور اپنے ملک وملت کے عظیم مفاد میں آپ نے نہایت مثالی خدمات سرانجام دیں۔

11۔ معمولاتِ زندگی

حضرت سعید ملت اپنے معمولات زندگی کے بہت پابند تھے سحر سے لے کر رات تک کے معمولات کچھ یوں تھے کہ آپ سحر کے وقت بیدار ہوتے تھے تو سب سے پہلے نوافل تہجد ادا کرتے ہیں اور ﴿وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾[11] کے مصداق ہو کر آپ اپنے رب کے حضور سربسجود ہوتے تھے اور اپنے لیے اور تمام ملتِ اسلامیہ کے لیے دعا کرتے تھے' نوافل ادا کرنے کے بعد آپ اپنے تصنیف کے کام میں

9 نورانی، فہارس شرح صحیح مسلم، 45۔
10 نورانی، فہارس شرح صحیح مسلم، 39۔
11 الفرقان، 64:25۔

مشغول ہو جاتے تھے اور اذانِ فجر کے بعد فجر کی سنتیں اپنے کمرے میں ادا کرتے تھے اور پھر نمازِ فجر باجماعت مسجد میں ادا کرتے تھے۔ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آپ دوبارہ اپنے تصنیفی کام میں مشغول ہو جاتے تھے، لیکن اس سے پہلے معمول کی تلاوتِ قرآن مجید کرتے تھے اور کچھ تصنیفی کام کرنے کے بعد واپس اپنے کمرے میں آکر ناشتہ کرتے تھے اور پھر کچھ آرام کرتے تھے۔

12۔ اسلوب مطالعہ

ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد آپ دوبارہ اپنے تصنیفی کام میں منہمک ہو جاتے تھے اور کم و بیش ڈیڑھ یا دو گھنٹے یہ کام کرتے تھے اور پھر عشاء تک وقتاً فوقتاً تصنیف کا کام کرتے تھے۔ جبکہ نمازِ مغرب ادا کرنے کے فوراً بعد آپ شام کا کھانا تناول فرماتے اور کھانا کھانے کے بعد آپ اپنے تصنیفی کام کے لیے مختلف کتب کا بغور مطالعہ فرماتے تھے' آپ کے مطالعہ کرنے کا انداز بھی بڑا پیارا اور دلنشین ہوتا۔ آپ جب کسی کتاب کا مطالعہ کرتے تو اس کتاب میں جو بھی نئی اور عجیب بات نظر آتی تھی اس پر 'ف' لکھ کر نوٹ لگاتے تھے اور پھر شروع کتاب میں خالی صفحہ پر اس نئی یا عجیب بات کا ماحاصل اور اجمال لکھ کر وہ صفحہ نمبر دیتے تھے اسی طرح آپ جس مسئلہ پر بحث و تمحیص اور تحقیق کر رہے ہوتے تو اس مسئلہ کے توارد یا توافق میں کوئی عبارت یا کوئی دلیل ہو تو اس کو بھی نوٹ کر لیتے تھے اور اس صفحہ میں کوئی کاغذ رکھ لیتے تھے جو بوقت تحریر فوری کام آتا تھا۔[12]

سیرت و کردار

(الف) اتباعِ شریعت

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب شریعت مطہرہ کے بہت پابند تھے قرآن و حدیث کی پیروی کو آپ ہر وقت پیش نظر رکھتے تھے آپ اپنے ہر ملنے والے کو اور خصوصاً اپنے تلامذہ کو شریعت مطہرہ کی پابندی کی تلقین و تاکید کرتے تھے اور اپنے تلامذہ اور معتقدین کو پوری مسنون داڑھی رکھنے کی تلقین کرتے تھے اور فرماتے تھے 'کم از کم اہل علم حضرات کو پوری داڑھی یعنی قبضہ بھر رکھنی چاہیے کہ اس سے علم اور شریعت کی تبلیغ و تحسین ہوتی ہے اور لوگ اہل علم و اہل مسند حضرات کو دیکھ کر بھی شریعت مطہرہ پر عمل پیرا ہوتے ہیں' آپ کی پوری زندگی اطاعت الٰہی اور اتباع نبوی ﷺ کا کامل نمونہ ہے عبادت و ریاضت' تقویٰ و طہارت اور محاسنِ اخلاق کے بلند مرتبہ پر فائز ہیں' فرائض و عبادات کے ساتھ ساتھ سنن و نوافل کو بھی ادا فرماتے تھے۔[13]

(ب) نبی پاک ﷺ سے محبت

آپ کو تاجدارِ عرب و عجم' آفتاب نبوت و رسالت' امام الانبیاء' پیغمبر انقلاب حضرت محمد ﷺ سے بے حد محبت تھی آپ علم و عمل اور ذکر و فکر کی ہر مجلس و محفل میں اطاعت و محبت رسول ﷺ کو پیش نظر رکھتے تھے۔ خصوصاً جب آپ حدیث شریف کا درس دیتے تو احادیثِ مبارکہ سے عظمت مصطفیٰ ﷺ کو کچھ یوں اُجاگر اور روشن کرتے کہ ہر سامع کے دل میں پہلے سے کہیں زیادہ محبت نبوی ﷺ کی شمع روشن ہوتی چلی جاتی' آپ فرماتے تھے کہ صرف زبان سے دعویٰ محبت کافی نہیں بلکہ محبت کی کامل دلیل یہ ہے کہ آپ سنّت نبوی ﷺ کے سانچے میں ڈھلتے چلے جائیں۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمہ کے مشہور زمانہ نعتیہ قصیدہ کے ایک شعر

---

12 نورانی، فہارس شرح صحیح مسلم، 41۔

13 نورانی، فہارس شرح صحیح مسلم، 41۔

الحمد لله المنشی الخلق من عدم

ثم الصلاة علی المختار فی القدم

میں لفظ قدم کے متعلق فرماتے ہیں کہ "قدم" پر دو طرح کا اعراب پڑھ سکتے ہیں یعنی اگر قِدَم پر زیر پڑھیں تو قدم کا مطلب ہو گا 'سب سے قدیم ہونا' آپ فرماتے ہیں کہ قدیم ہونے میں عظمت و فضیلت نہیں ہے بلکہ عظمت و فضیلت تو قدَم (دال پر زبر کے ساتھ) میں ہے، کیونکہ اس طرح معنی ہو گا 'سب سے اوّل اور پہلے'۔ اور عظمت و فضیلت بھی اسی معنی و مفہوم میں ہے اس لیے یہاں 'قدَم' پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔[14]

یہ ترجمہ پہلی مرتبہ علامہ سعیدی نے کیا تھا جبکہ اس سے پہلے ہم نے اس کا ترجمہ یہ پڑھا اور سنا تھا کہ انبیاء اور شہداء ان کے مقام پر رشک کریں گے حالانکہ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ ترجمہ بھی درست نظر نہیں آتا کہ انبیاء اور شہداء! اولیاء کرام کے مقام و مرتبہ پر رشک کریں گے۔ کیونکہ اولیاء کرام! انبیاء کرام کے امتی ہیں اور امتی کسی حال میں بھی اپنے نبی کے مقام و مرتبہ سے نہیں بڑھ سکتا۔ علاوہ ازیں انبیاء کرام اپنے امتیوں کے لیے آئیڈیل شخصیت ہوتی ہیں اس لیے امتی ان کے مقام و مرتبہ پر رشک کرتے ہیں اور کرنا بھی چاہیے خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس حدیث مبارک کے الفاظ کا ترجمہ وہی صحیح ہے جو علامہ سعیدی صاحب نے فرمایا تھا۔[15]

مکتبة الغرباء الاثریة علامہ سعیدی صاحب نہایت خوش اخلاق، خوش مزاج، کم گو، شیریں اخلاق اور بردبار انسان تھے مکارم اخلاق کا حسین نمونہ اور زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت میں بے مثال ہیں، ہمدردی و غم خواری، عفو و درگزر، صبر و تحمل اور حق گوئی و بے باکی کے عظیم پیکر ہیں آپ بے حد منکسر المزاج اور متواضع شخصیت کے مالک تھے، جس شخص کو بھی آپ کے ساتھ چند دن گزارنے کا اتفاق ہوتا تھا وہ آپ کے حسنِ اخلاق کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔

14۔ تصانیف و تالیفات

سعید ملت جناب مولانا سعیدی تحریر و تقریر میں ید طولیٰ اور مکمل دسترس و عبور رکھتے تھے۔ آپ جس مسئلہ پر بھی قلم اُٹھاتے تھے اس کا حق ادا کرتے تھے اور اس پر قرآن و حدیث سے دلائل و براہین کے انبار لگا دیتے تھے۔ اب تک آپ کی گراں قدر تصانیف دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل چکی ہیں اور علمی و دینی حلقوں میں بے پناہ مقبولیت حاصل کر چکی ہیں آپ نے اپنی تدریسی زندگی کے آغاز کے ساتھ ہی تصنیف و تالیف کے عظیم کام کا بھی آغاز کر دیا تھا۔

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی کی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کی عالمگیر مقبولیت اور ہمہ گیر شہرت کی سب سے بڑی وجہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور رسول اللہ ﷺ کی نگاہِ کرم ہے اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنی تصنیف و تالیف کا سارا کام باوضو کیا تھا اور ایک ایک سطر باوضو لکھی تھی علاوہ ازیں آپ نے اپنے اس عظیم الشان اور شاہکار کام میں نہایت ہی اعلیٰ قسم کا کاغذ اور انتہائی قیمتی قلم استعمال فرمائے تھے۔ علامہ سعیدی ایک نہایت بلند پایہ مصنف اور محقق تھے آپ کے مضامین اور مقالے بڑے مدلل اور انقلاب آفرین ہوتے تھے۔

3۔ مقالات سعیدی

الوہیت، نبوت و رسالت، خلفاء راشدین کے اور مسائل عصریہ کے مختلف عنوانات پر 45 مقالات کا انمول مجموعہ ہے۔ پہلے یہ کتاب فرید بک اسٹال لاہور نے شائع کی تھی اور اب ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی سے شائع ہو چکی ہے۔

---

14 نورانی، **فہارس شرح صحیح مسلم**، 41۔

15 نورانی، **فہارس شرح صحیح مسلم**، 42۔

5۔ تذکرۃ المحدثین

ائمہ اربعہ، محدثین صحاح ستہ اور بعض دیگر ائمہ حدیث کے سوانح حیات اور ان کی تصانیف کا تعارف و تبصرہ پر لکھی گئی ہے۔

تحقیقات کا بعض فقہا سے تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔

11۔ نظام مصطفیٰ ﷺ کی شرعی حیثیت، ضرورت اور اہمیت

اس رسالہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ نظام اسلام پر نظام اطلاق جائز ہے اور سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکی نظام کے مقابلے میں نظام مصطفیٰ ﷺ کی برتری اور ان نظاموں کی خرابیوں کو بیان کیا گیا ہے۔[16]

12۔ شرح صحیح مسلم

صحیح مسلم شریف کی احادیث مبارکہ کا سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کے ساتھ جامع و مبسوط شرح، جس کے ذیل میں ائمہ اربعہ کے فقہی نظریات اور فقہ حنفی کی قوی دلائل کے ساتھ ترجیح مسلک اہلسنت والجماعت کے عقائد و نظریات اور شعائر و معمولات کی دلائل کے ساتھ تائید و تقویت اور گمراہ اور باطل فرقوں کا مدلل اور مسکت رد علاوہ ازیں عصر حاضر کے دقیق اور پیچیدہ مسائل پر علمی و تحقیقی بحث و نظر اور زبردست نقد و تبصرہ پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے 19 سے زائد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

13۔ تفسیر تبیان القرآن

قرآن مجید کی آیاتِ مبارکہ کا سلیس اور بامحاورہ ترجمہ اور جامع و مبسوط تفسیر بیان کی گئی ہے جو کہ بارہ جلدوں اور تقریباً 12 ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ اب تک اس کے 13 ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

14۔ تفسیر تبیان الفرقان

تفسیر تبیان الفرقان میں قرآن مجید کا ترجمہ تبیان القرآن میں کئے ہوئے ترجمے سے بالکل مختلف اور بہت سہل اور سلیس ہے۔ اور تبیان الفرقان میں احادیث اور آثار کے حوالہ جات بھی تبیان القرآن سے بہت زیادہ پیش کئے گئے ہیں۔

16۔ نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری

اس کی پہلی سات جلدیں 'نعمۃ الباری'' کے نام سے فرید بک اسٹال لاہور نے شائع کیں اور بعد کی 9 جلدیں ضیاء القرآن پبلی کیشنز نے 'نعم الباری' کے نام سے شائع کی ہیں۔ اس کتاب کے پانچ سے زیادہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کی تصنیف کی ابتداء 2006ء میں ہوئی تھی اور تکمیل 2014ء میں ہوئی ہے۔

اس عظیم علمی تحقیق کے حوالے سے ان شاء اللہ! اُن کا نام تا ابد زندہ و تابندہ رہے گا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

يلوح الخط في القرطاس دهراً وكاتبه رميم في التر

17۔ خلاصہ بحث

تحقیقی جائزے کے نتائج کے مطابق، مولانا غلام رسول سعیدی ایک عظیم عالم اور شاعر تھے جن کی علمی خدمات اور ادبی کاموں نے ان کو ایک معتبر شخصیت بنا دیا۔ ان کی زندگی کا جائزہ لینے سے، ہمیں ان کے علمی اور ادبی ورثے کی اہمیت اور ان کے عصر میں ان کی مقامی اور عالمی اہمیت کا

16 نورانی، فہارس شرح صحیح مسلم، 46۔

اندازہ ہوتا ہے۔ ان کے کاموں کے زیرِ اثر، ہمیں ایک ماہر عالم اور انسانیت دوست شخصیت کی مثال ملتی ہے، جو علم اور ادب کی روشنی میں ہمیشہ روشنی بکھیرتے رہیں گے۔

کتابیات

سعیدی، غلام رسول، علامہ، **تفسیر تبیان الفرقان** (لاہور: مکتبہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، 2015)۔

نورانی، قادری، محمد اسماعیل، **فہارس شرح صحیح مسلم** (لاہور: فرید بک اسٹال اردو بازار، 2008ء)۔

بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری** (انڈیا: ندیم اینڈ کمپنی، دیو بند، س،ن)۔